151615-کیا اپنے یا دسرے کے بچی کی رضاعت کے لیے خاوند کی اجازت شرط ہے ؟

سوال

کیا چھوٹے بچے کی رضاعت میں خاوند کی رضامندی شرط ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب بچے کو ضرورت ہو تو رضاعت کی عمر میں دودھ پلانا واجب ہے، لیکن کس پر واجب ہوگا اس میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے :

شافعی اور حنابلہ کہتے ہیں کہ باپ پر اپنے بچے کی رضاعت واجب ہے، ماں پر واجب نہیں، اور خاوند اپنی بیوی کو رضاعت پر مجبور نہیں کر سکتا، ماں چاہے بے دین ہو یا پھر شریف عورت ہو، چاہے عورت بچے کے باپ کے نکاح میں ہو یا پھر اسے طلاق بائن ہو چکی ہو، لیکن جب یہ تعیین ہو جائے کہ باپ کو دودھ پلانے والی نہیں مل رہی، یا بچہ کسی دوسرے کا دودھ قبول نہ کرتا ہو، یا پھر بچے اور اس کے باپ کے پاس مال نہ ہو تو پھر اس وقت عورت پر دودھ پلانا واجب ہو جائیگا.....

مالکیہ کہتے ہیں :

"ماں پر بغیر کسی معاوضہ اور برکت کے دودھ پلانا واجب ہے، اگر اس طرح کی عورت دودھ پلاتی ہو تو وہ بھی پلائیگی"

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (239/22).

دوم :

جمہور فقہاء کرام کہتے ہیں کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہے تو اسے ایسا کرنے دینا واجب ہے، لیکن شافعیہ کے ہاں جیسے بغیر اجازت گھر سے نکلنے سے روکنے کا حق ہے اسی طرح خاوند کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں یہ بھی درج ہے :

"رضاعت میں ماں کا حق :

جمہور فقہاء کے ہاں اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے کی رغبت رکھے تو اس کی رغبت پوری کرنا واجب ہے، چاہے وہ مطلقہ ہو یا خاوند کے نکاح میں ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{والدہ کو اس کے بچے کے ساتھ نقصان و ضرر نہیں دیا جائیگا}.

اورماں کودودھ نہ پلانے دینا بھی نقصان وضرر میں شامل ہوتا ہے؛ اوراس لیے بھی کہ ماں تو اپنے بچے کے لیے سب سے زیادہ رحیم وشفیق ہوتی ہے، اورغالب طورماں کا دودھ بچے کے لیے زیادہ مناسب ہوتا ہے.

شافعیہ کے قول کے مطابق خاوند کودودھ پلانے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے چاہے اس کا اپنا بچہ ہویا کسی دوسرے کا، بالکل ایسے ہی جیسے اسے گھر سے بغیر اجازت جانے سے منع کرنے کا حق ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (240/22).

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خاوند اپنی بیوی کودودھ پلانے سے منع نہیں کرسکتا لیکن اگرماں میں کوئی ایسی بیماری ہوجس سے بچے کو بھی خدشہ ہو تو پھر روکا جاسکتا ہے" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (426/12).

لیکن پہلے خاوندیا کسی دوسرے اجنبی بچے کودودھ پلانے میں خاوند کی اجازت شرط ہے؛ لیکن اگر بیوی نے رضاعت کے لیے کسی بچے کی تعیین کردی تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں.

زاد المستقنع میں درج ہے:

"خاوند کوحق ہے کہ وہ بیوی کواجرت پر کام کرنے اوراپنے علاوہ کسی دوسرے سے پیدا شدہ بچے کودودھ پلانے سے روکنے کا حق حاصل ہے"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

"یہ اس طرح ہوگا کہ عورت کو پہلے خاوند نے طلاق دے دی ہواوروہ پہلے خاوند سے حاملہ ہواوروضع حمل سے عدت ختم ہونے پر کوئی دوسرا شخص اس سے شادی کرلے اوروہ ابھی اپنے بچے کودودھ پلارہی ہو، تو دوسرے خاوند کو پہلے خاوند کے بچے کودودھ پلانے سے روکنے کا حق حاصل ہے، لیکن دو حالتوں میں نہیں روک سکتا:

پہلی حالت:

کسی ضرورت کی بنا پر، مثلا وہ بچہ ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہ کرتا ہو، تو پھر اسے بچانا لازم ہے.

دوسری حالت:

بیوی نے دوسرے خاوند پر شرط رکھی ہو، اگروہ شرط کی موافقت کرتا ہے تو پھر اسے شرط پوری کرنا لازم ہے" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (426/12).

واللہ اعلم